# ایمازون پر FBA کے کام کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-680 تاریخ:08-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایمازون پر FBA کے طور پر کام کرنا کیسا؟

FBA یعنی Fulfillment by Amazon کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جیسے میں ایک ٹریڈر ہوں، میں مال کی خریداری کرتا ہوں مثلاً موبائل کیسز وغیرہ خریدتا ہوں اور پھر اس مال کو کسی کے ذریعے ایمازون کے وئیر ہاؤس میں پہنچاتا ہوں یا خود ایمازون میرا وکیل بن کر میرا خریدا ہوا مال خریداری کے مقام سے اٹھا کر اپنے وئیر ہاوس میں اسٹور کر لیتی ہے۔ ایمازون مال کو اسٹور کرنے کا کرایہ لیتی ہے۔ پھر جب مجھے ایمازون کی ویب سائٹ کے ذریعے آرڈر ملے گا تو میرے مال کو پیک کرنا، لوڈ کرنا اور شپمنٹ کرنا، یہ سب ایمازون کی ذمہ داری ہوگی کیونکہ FBA کا مطلب ہی یہی ہے کہ Fulfillment کی ذمہ داری ایمازون کی ہوگی لہٰذا ایمازون میرا مال خریدار کو پہنچا دے گی اور مال کی پیکنگ، لوڈنگ اور شپنگ کے ایک متعین چارجز مجھ سے وصول کرے گی۔ کیا میرا اس طرح کام کرنا اور ایمازون کو یہ سب چارجز دینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق ایمازون پر FBA کرنا اور اپنا مال بیچنا جائز ہے۔

**تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے** کہ FBA کی صورت مرچنٹ اور ایمازون کے درمیان ایک عقدِ اجارہ ہے اور چونکہ سوال میں بیان کردہ دونوں ہی صورتوں میں ایمازون کے پاس مال آنے پر مرچنٹ کا قبضہ کہلائے گا کیونکہ ایمازون مرچنٹ کا نمائندہ ہے، اس کا قبضہ مرچنٹ کا قبضہ ہے۔ لہٰذا خریدار کے حق میں قبضہ ثابت ہونے پر وہ مال کو فروخت بھی کر سکتا ہے۔

اجارہ کی بنیادی شرائط میں سے ہے کہ جس کام پر اجارہ ہو وہ کام شریعت کی نظر میں قابلِ اجارہ اور کار آمد منفعت ہو۔ مال کو وئیر ہاؤس میں رکھنا، پیک کرنا، لوڈنگ کروانا اور خریدار تک ڈیلیور کرنا، یہ سب قابلِ اجارہ کام ہیں اور ان کاموں کے عوض معلوم اجرت لینا بھی جائز ہے۔ لہٰذا سوال میں جو طریقہ کار بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق ایمازون پر FBA کا کام کرنا شرعاً جائز ہے۔

**جو منفعت شریعت کی نظر میں قابلِ اجارہ ہو اس منفعت کے بدلے اجرت لی جاسکتی ہے**، چنانچہ اجارے کی تعریف سے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(ھی تملیک نفع) مقصود من العین (بعوض) ملتقطا" یعنی: ایسی منفعت جو عین شے سے مقصود ہو، اس کا عوض کے بدلے مالک بنادینا اجارہ کہلاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی عبارت "مقصود من العین" کے تحت فرماتے ہیں: "ای فی الشرع ونظر العقلاء" یعنی شریعت اور عقلاء کی نظر میں وہ کار آمد منفعت ہو۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارۃ، جلد6، صفحہ4، دارالفکر، بیروت)

اجارہ شرعاً درست ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: "یشترط ان تکون الاجرۃ معلومۃ" یعنی: صحتِ اجارہ کی ایک شرط یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو۔ (مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ86، مطبوعہ کراچی)

ایک جگہ سے دوسری جگہ پیسے بھیجنے پر اجرت کے بارے سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**یہاں عقدِ اجارہ کا تحقق اور ان داموں کا اُجرت ہونا اصلاً محلِ تردد نہیں**، اگر کہئے کاہے کی اجرت؟ ہاں مرسل الیہ کے گھر تک جانے اور اسے روپیہ دینے اور وہاں سے واپس آنے اور اس سے رسید لانے کی، کیا یہ منفعت مقصودہ مباحہ نہیں؟ جس پر شرعاً ایرادِ عقدِ اجارہ کی اجازت ہو، اور جب ہے، بیشک ہے، تو عجب عجب ہزار عجب کہ عاقدین ایک منفعتِ مقصودہ جائزہ پر

قصدِ اجارہ کریں، عوض منفعت جو کچھ دیں اور اسے اجرت ہی کہیں، اجرت ہی سمجھیں اور خواہی نخواہی ان کے قصدِ جائز کو باطل کرکے، اس اجرت کو معاوضہ قرض ورِبا قرار دیں، شرع مطہر میں معاذاللہ اس حکم کی کوئی نظیر ہے؟“ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ566، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کردینا اجارہ ہے۔ **مزدوری پر کام** کرنا اور ٹھیکہ **اور کرایہ** اور نوکری، **یہ سب اجارہ ہی کے اقسام ہیں**۔۔۔ جس نفع پر عقدِ اجارہ ہو وہ ایسا ہونا چاہئے کہ اس چیز سے وہ نفع مقصود ہو۔۔۔ اجارہ کے شرائط یہ ہیں۔۔۔ اجرت کا معلوم ہونا۔ منفعت کا معلوم ہونا، اور ان دونوں کو اس طرح بیان کردیا ہو کہ نزاع کا احتمال نہ رہے۔“

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ107-108، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

**13صفر المظفر 1447ھ/08اگست 2025ء**



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com